حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: جاوید اختر بھٹی

● **پہلا پتھر**　　مصنف: کیپٹن نذیرالدین خان　　ضخامت: ۳۹۹ صفحات　　قیمت: ۴۴۰

ناشر:　نیو ہورائزن پبلی کیشنز ۱۰۶۔ اے بلاک، ۱۱ گلشن اقبال۔ راشد منہاس روڈ کراچی

کیپٹن نذیر ایک حق گو تاریخ نویس ہیں۔ اس لیے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ بار بار جذباتی ہوتے ہیں۔ کتاب کی ابتدا میں ہی یعنی صفحہ تین پر انہوں نے خود کو ''ضمیر کی عدالت میں'' کھڑا کر دیا۔ اور اس کے ساتھ حلف اٹھایا کہ ''حقائق سے چشم پوشی ہی منافقت کا دوسرا نام۔ لہٰذا میں ضمیر کی عدالت میں جو بھی کہوں گا سچ کہوں گا۔ سچ کے علاوہ کچھ نہ کہوں گا۔'' صفحہ چار پر انہوں نے اس کتاب کا انتساب ''سولہ کروڑ ہم وطن غلاموں کے نام'' کیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ قوموں کی غلامی کے مجرم سپہ سالار یا حکمران ہوتے ہیں جن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے قوم غلام بن جاتی ہے لیکن کیپٹن نذیر کے نظریات مختلف ہیں وہ اس میں قوم کو بھی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ وہ جلی حروف میں لکھتے ہیں:

> ''شرم ناک حقیقت تو یہ ہے کہ قوم خود ہی غلامی کی قسم کھائے بیٹھی تھی کہ جوں ہی انگریز پر نظر پڑی اس کے قدموں میں سر رکھ کر غلامی کی بھیک مانگ لی۔'' (پیش لفظ سے اقتباس)

ہندوستان کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ سب کچھ اتنی آسانی سے نہیں ہوا۔ اس سرزمین پر بے شمار لوگ قربان ہوئے۔ اسی پیش لفظ میں کیپٹن صاحب مزید لکھتے ہیں:

> ''کیا یہ اپنے ہی نوکروں کو سر پر بٹھا کر حکومت، حکمران اور سرکار سمجھنے والی خاموش اکثریت منافق اور شعور کی پستی کا شاہکار نہیں ہے۔''

یہ کتاب ۱۲۷ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب ''اسبابِ غلامی'' کی ابتدا مغل دور سے ہوتی ہے۔ اس میں پلاسی کا ذکر بھی آتا ہے۔ اور جب پلاسی کا ذکر ہوگا تو اس کے ساتھ میر جعفر کا ذکر بھی ضرور آئے گا۔ دوسرے باب ''برصغیر میں مغلوں کے اثرات'' میں بابر سے لے کر شاہ جہان تک کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ پھر انگریز کی ہندوستان میں آمد اور مغلوں کا زوال بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ساتواں باب کافی دل چسپ ہے اس کا عنوان ہے: ''تجوری ہیجڑے'' اس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔